مولانا محمد بشیر الطیب
الجہراء۔کویت

سود اور جھوٹ پیغامِ تباہی!

﴿یاایھا الذین امنوا لا تأکلو الربوا اضعافا مضعفة واتقوا الله لعلکم تفلحون o واتقوا النار التی اُعدت للکفرینo واطیعوا الله والرسول لعلکم ترحمونo﴾ (آل عمران)

''اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تمہیں نجات ملے اور آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

﴿ثم نبتھل فنجعل لعنت الله علی الکاذبین﴾ (آل عمران)

''پھر ہم عاجزی کے ساتھ التجاء کریں اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کریں۔''

محترم مسلمان بھائیو!

آج مسلم معاشرہ جس طرح تباہی کے کنارہ پر کھڑا ہے' بلکہ اس تباہی کے منہ میں جا رہا ہے' اس انسانیت کے لیے عموماً اور خاص کر مسلم انسانیت کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لیے قلم کو حرکت دے کر چند حروف لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے ان جذبات کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رشد وہدایت کا ذریعہ بنائے آمین۔

کیونکہ جس طرح شیطان اور اس کے حواری یورپ ومغرب مسلم معاشرہ تباہ کرنے پر کمربستہ ہیں اور مسلم انسانیت کے لیے ایسے اسباب پیدا کر رہے ہیں کہ مسلم دنیا اپنے حقیقی مقصد دین اسلام سے دلبرداشتہ ہو کر یورپ ومغرب کے پیروکار بن کر زندگی بسر کریں اور تباہی کے گڑھے میں گر کر تباہ ہو جائیں۔ اسباب تو بہت زیادہ ہیں جن کا احاطہ کرنا مشکل نہیں ناممکن ہے۔ جب میں ان اسباب میں گہرائی سے دیکھتا ہوں تو مجھے اس وقت دو سبب سب سے زیادہ مسلم برادری میں نظر آتے ہیں۔ عقیدہ توحید کی دوری کے علاوہ ان دونوں پیغام تباہی کے کاموں میں غرق ہوتے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی وعید اور دنیا اور آخرت کے شرمناک نتائج سے آگاہ کیا ہے۔ وہ دونوں یہ ہیں۔

سود اور جھوٹ

اگر آج دیکھا جائے تو مسلمان ان دونوں کی غلیظ دلدل میں دھنستے ہی چلے جا رہے ہیں اور نکلنے اور اس سے چھٹکارے کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا کیونکہ شیطان اور اس کے حواری' ان دونوں کو اس طرح مزین کر کے پیش کر رہے ہیں' جس طرح قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے:

﴿وزین لھم الشیطان اعمالھم وصدھم عن السبیل فھم لا یھتدون﴾ (النمل)

''شیطان نے ان کے اعمال انہیں مزین (بھلے) کر کے دکھا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے۔ پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔''

آج مسلمانوں سے ان دونوں تباہ کن اعمال سے روکنے یا بچنے کے لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں آپ کی تباہی ہے تو آگے سے جواب ملتا ہے کہ مولوی صاحب آپ کو کیا علم ہے۔ آپ صرف مسجد کی چار دیواری میں رہتے ہیں۔ آپ تو پرانی باتیں

کرتے ہیں، جو آج کے دور میں بے سود ہیں اور یہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جو دیندار طبقے اور گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے کہ آج ہمارے ملک کے وزیر خارجہ ہیں۔ ان کی خاندانی تاریخ پڑھو تو ان کے آباؤ اجداد اتنے صاحب علم تھے جن کا زہد و تقویٰ اور علم مرجع خلائق تھا، لیکن یہ صاحب سب کچھ ہی بھول کر دنیاوی چمک میں اپنا سب کچھ ہی کھو بیٹھے ہیں۔ اگر حکمرانوں سے بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ آج اگر سودی کاروبار نہ کیا جائے تو معیشت ڈوب جاتی ہے۔ نظام حکومت نہیں چل پاتا کیونکہ یہ سودی نظام پوری دنیا میں رائج ہے۔ اس لیے اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے۔ العیاذ باللہ۔

اسی طرح دوسرے تباہ کن عمل جھوٹ کے متعلق کہا جائے اور مسلمانوں کی اصلاح کی جائے اور ان کو کہا جائے کہ جھوٹ نہ بولو یہ مومن کے لائق نہیں ہے۔ اس سے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں پر لعنت کی ہے۔ کیونکہ جھوٹ ایک بہت برا قبیح فعل ہے۔ جس سے قوم وملت اور آخرت کا خسارہ ہے تو چھوٹے سرمایہ دار سے لے کر بڑے سرمایہ داروں تک بلکہ ایک ریڑھی لگانے والے تک کو آپ کہہ کر دیکھ لیں، جواب ایک ہی ہوگا کہ اگر جھوٹ نہ بولا جائے تو پھر خسارہ ہی خسارہ ہے۔ بلکہ ہم بھوکے مریں۔

یہ ہے آج اس مسلم معاشرہ کے نظریات وخیالات۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پر بالکل ہمارا بھروسہ نہیں رہا کہ وہ خالق ورازق ہے۔ اس لیے ہی میں نے یہ سوچ کر قلم اٹھایا ہے کہ اس معاشرہ کی اصلاح ہو سکے۔

ع   شاید کہ اُتر جائے تیرے دِل میں میری بات

بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ سب علماء حق واعظین ومقررین وخطباء حضرات اور صاحب تحریر لوگوں کو معاشرہ کی ان خرابیوں کو محسوس کرتے ہوئے آج کے اس دور میں جتنی ضرورت ان مسائل کے اجاگر کرنے کی ہے۔ معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ تب ہی ممکن ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اس انداز سے مسلمانوں تک پہنچایا جائے۔ اپنے اس فریضہ دعوت وتبلیغ میں اخلاص کے ساتھ ساتھ اتحاد کی ضرورت ہے اور کوتاہی نہ کی جائے ورنہ ان کے ساتھ کل قیامت کے دن ہماری بھی پکڑ ہو جائے گی، پھر کوئی عذر قبول نہیں ہوگا اور نہ اس دن مال واولاد نے ہی کام آنا ہے جو بڑا سخت دن ہوگا۔

محترم قارئین کرام! آئیں ذرا ان دو تباہ کن اعمال جو پیغام تباہی دے رہے ہیں، ذرا تفصیل سے قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو کریں تاکہ اغیار اور دورِ حاضر میں مسلم معاشرے کو جس طرح میڈیا اور ذرائع ابلاغ تباہ کر رہے ہیں اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر مسلمان نسل کی سوچ بدل رہے ہیں، کاش مسلمان اپنے دین اسلام کی اہمیت وافادیت کو سمجھ کر اور اس پر اپنے نظام زندگی کو استوار کر سکیں اور سود جیسے حرام فعل اور حرام مال سے محفوظ رہ سکیں اور سود ایسا کبیرہ گناہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت وعید فرمائی ہے بلکہ اس کاروبار کو ملعون کہا ہے۔

قران مجید میں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''سنو اگر تم اس سے باز نہ آئے تو پھر تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

یہ کتنی سخت وعید ہے جو اور کسی کبیرہ گناہ کے ارتکاب پر نہیں دی گئی۔ اس لیے ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اسلامی مملکت میں جو شخص سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو تو بادشاہِ وقت کی ذمہ داری ہے کہ اس سے توبہ کرائے اور اگر یہ توبہ نہ کرے اور باز نہ آئے تو اس کی گردن اڑا دے۔ (ابن کثیر)

اعلانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یایها الذین امنوا اتقوا الله وذروا ما بقی من الربا ان کنتم مؤمنین ○ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله﴾ (سورۃ البقرہ)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے (لوگوں کے ذمہ پر) اس کو چھوڑ دو۔ اگر تم واقعی ایمان دار ہو اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے (سود نہیں چھوڑتے) تو پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنے کے لیے تیار ہو

جاؤ"

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سود کتنا بڑا جرم ہے' یہ جاننے کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سود کھانے اور لینے اور کاروبار کرنے والوں سے اعلان جنگ کیا ہے۔ آج ہر آدمی اس سے اچھی طرح واقف ہے کہ سودی لین دین نے خطرناک حد تک خرابی و ہلاکت اور تباہی مچائی ہوئی ہے۔ آئے دن ہم اخبارات میں کمپنیوں اور ایسے اداروں کا دیوالیہ پن پڑھتے ہیں۔ یہ سب سود ہی کی کارستانیاں ہیں۔ شاید جنگ کی یہ بعض شکلیں ہیں کہ جس کی دھمکی اللہ تعالیٰ نے سودی لین دین کرنے والوں کو سنائی ہے۔

ذرا غور کریں سودی کاروبار میں ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ شرکت کرنے والے تمام بنیادی فریق' دلال' معاون اور مددگار کاتب تمام نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان نبوت سے ملعون قرار دیئے گئے ہیں۔

((عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال لعن رسول الله ﷺ اکل الرباء وموکله وکاتبه وشاهدیه وقال هم سواء)) (رواہ مسلم)

"حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے' لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ گناہ میں سب برابر کے شریک ہیں۔"

غور کرنے کا مقام ہے اور خاص کر ان لوگوں کے لیے جو ایسے کاروبار میں ملوث ہیں اور سودی بینکوں میں نوکریاں کرتے ہیں' خواہ وہ کسی شعبہ میں ہیں' سب کے لیے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ خواہ کلرک ہے یا چوکیدار یا رجسٹر میں اندراج کرنے والا منیجر ہے' سودی کاروبار میں کسی بھی طریقے سے شرکت یا مدد کرنا حرام ہے۔ سود جیسے تباہ کن کبیرہ گناہ کی قباحت بیان کرتے ہوئے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور حدیث میں اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ میں اس کی قباحت کی طرف توجہ دلائی ہے اور امت کو اس کے مضرات سے آگاہ کیا تاکہ اس ناپاک کاروبار سے باز رہیں۔

((عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ الربا ثلاث وسبعون بابا ایسرها ان ینکح الرجل امه وان اربی الربا عرض الرجل المسلم (صحیح الجامع الصغیر)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سود کے تہتر (۷۳) دروازے ہیں۔ ان میں سے سب سے ہلکے درجے کا سود (گناہ) اس طرح ہے کہ جیسے آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے (یعنی ماں کے ساتھ زنا کرے) اور سب سے بڑا سود (گناہ) کسی مسلمان کی عزت پر حملہ اور زبان درازی کرنا ہے۔"

ذرا غور کریں اور اس حدیث کو پڑھ کر تو مسلمان کی آنکھیں کھل جانی چاہئے کہ یہ سودی کاروبار اور اس کا لین دین کتنا بڑا جرم ہے کہ اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بھی بدتر ہے۔ اس گئے گزرے دور میں ایسی حرکت کرنے والا مسلمان تو کیا میرے خیال میں ہندو' سکھ اور یہودی عیسائی بھی ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا خواہ کتنا ہی بے غیرت کیوں نہ ہو۔

لیکن آج مسلمان اغیار کے فریب میں آ کر یہ حرکتیں کر رہا ہے وہ غیر مسلم ہے اس کو تو آخرت کی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو عقل و خرد عطاء فرمائے اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پر تدبر کریں اور اس تباہ کرنے والے گناہ سے محفوظ رکھے۔

آئیں ذرا گلدستہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث کو ملاحظہ فرمائیں' جس سے ہمارے خیالات میں شاید انقلاب آ جائے اور ہم اس سود جیسے ملعون گناہ سے توبہ کر سکیں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اس سے دور رکھنے کے لیے ارشاد فرمایا:

((عن عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ درهم ربا یأکله الرجل وهو یعلم اشد من ستة وثلاثین (زنیة)) (رواہ مسند احمد الجامع الصغیر)

''حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی جانتے بوجھتے سود کا ایک درہم کھالے تو چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی بڑا جرم ہے۔اب تو حقیقت کھل کر سامنے آ گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درہم سود کھانے والے کا کتنا بڑا جرم بیان کیا۔آج ذرا مسلم معاشرہ پر نظر ڈالیں کہ کس طرح سود کے کاروبار میں دلچسپی لی جاتی ہے؟ یہاں نہ مسلمان حکمران وملک بچے ہیں نہ کوئی فقیر وغریب اور نہ سرمایہ دار اور نہ دینی ادارے اور نہ دیندار لوگ ہی بچتے نظر آتے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ کہاں جائیں' ملک وقوم سب ہی اس کام میں برابر کے شریک ہیں۔کہاں روپے رکھیں' اگر گھر پر رکھتے ہیں تو ڈاکو و چور آتے ہیں اور اگر بینکوں میں رکھتے ہیں تو اسلام کی سخت وعید سن لیتے ہیں ہم کہا جائیں......؟ یہ عذر بھی کسی حد تک اب حل ہوتا نظر آ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب تقریباً ہر مسلمان ملک میں ایک آدھ اسلامی بینک کھل گیا ہے' یہ مشکل بھی آسان ہوگئی ہے اور اب عذر بھی باقی نہیں رہا۔کوشش کرنی چاہیے جتنا ہو سکے اس خبیث گناہ سے بچنا ہی چاہیے کیونکہ قرآن مجید کا فیصلہ بھی یہ ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فاتقوا الله ما استطعتم واسمعوا واطيعوا وانفقوا خير لانفسكم ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون﴾ (سورۃ تغابن)

''پس جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (برائی سے بچتے رہو) اور سنتے رہو اور اطاعت کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رہا وہ ہی کامیاب ہے۔''

اس دنیا فانی میں ہر انسان لالچی ہو چکا ہے۔اس لیے بھی حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر ہی ایک درہم نہیں ہزاروں' لاکھوں بلکہ کروڑوں درہم ودینار ہڑپ کیے جا رہا ہے اور اس کو آخرت کی کوئی فکر نہیں کہ قیامت کے دن پھر اس کا حساب دینا ہے تو کیا ہوگا؟ کیا یہ مال اس دن کام آئے گا یا نہیں۔حالانکہ قرآن مجید میں واضح بیان ہے:

﴿يوم لا ينفع مال ولا بنونo الا من اتى الله بقلب سليم﴾ (الشعراء)

''جس دن مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی' لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے گا۔''

جو مال حلال طریقہ سے کمایا اور اس کو حلال راستہ میں خرچ کیا اسی طرح ہی اولاد اگر نیک ہوئی تو فائدہ دنیا وآخرت میں ہوگا' ورنہ پھر یہ مال اور اولاد وہاں اور یہاں ہماری ذلت کا سبب بن جائے گی۔جو بہت بڑی رسوائی ہوگی' پھر وہاں ہر ایسے انسان کی خواہش ہوگی کہ آج مجھ سے دنیا کا سب کچھ لے لیا جائے حتیٰ کہ میرے اہل وعیال بھی لے لیے جائیں تو میری جان کو اس آگ جہنم سے بچا لیا جائے تو یہ اس دن ہرگز ہرگز نہیں ہوگا' یہ خواہش اُس دن بے سود ہوگی۔ارشاد خداوند تعالیٰ ہوگا قرآن کو ذرا پڑھیں' عقل وہوس ٹھکانے آ جائیں۔

﴿يبصرونهم يود المجرم لو يفتدى من عذاب يومئذ ببنيهo وصحبته واخيهo وفصيلته التى تويهo ومن فى الارض جميعا ثم ينجيهo كلا انها لظىo نزاعة للشوىo تدعوا من ادبر وتولىo وجمع فاوعىo﴾ (سورۃ المعارج)

''حالانکہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے۔گنہگار (مجرم) آج کے دن عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو اور اپنی بیویوں کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے سارے کنبے کو جو اسے جگہ دیتا تھا بلکہ پوری روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تاکہ اسے نجات مل جائے۔مگر ہرگز یہ نہ ہوگا۔یقیناً وہ شعلہ والی آگ ہے جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے۔وہ ہر اُس شخص کو پکارے گی جو پیچھے ہٹتا اور منہ موڑتا ہے اور مال کو جمع کر کے سنبھال کر رکھتا ہے۔''

پڑھ لیا آپ نے ان لوگوں کا حال جو اس دنیا میں حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر مال اکٹھا کر رہے ہیں۔خواہ وہ کوئی ہے نیک یا بد۔دیندار یا بے دین۔علماء ہیں یا عامۃ الناس' رعایا ہیں یا حکمران' سب کا ایک ہی حال بیان کیا ہے۔

یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ سود کا مال خواہ تعداد میں تھوڑا ہو یا زیادہ یہ ہر صورت میں حرام ہے اور ہر شخص کے لیے حرام ہے

اور پھر اس کا آخر نتیجہ خسارہ ہی خسارہ ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اور احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کو واضح بیان کیا ہے۔ جیسا اوپر احادیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

﴿یمحق الله الربوا ویربی الصدقات﴾

"اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کے مال کو بڑھاتا ہے۔" (یعنی اللہ کے راستہ میں خرچ کیا ہوا مال ہمیشہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔)

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

((قال رسول الله ﷺ الربا وان کثر فان عاقبة تصیر الی قل)) (رواہ جامع الصغیر)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سودی مال تعداد میں کتنا ہی بڑھ جائے، لیکن اس کا انجام کار بالآخر خسارہ ہی ہے۔"

اسی طرح نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بستی، گاؤں، شہر یا ملک میں سودخوری اور زناکاری کے جرائم نمودار ہوں گے اس بستی وشہر و ملک والوں میں غربت و افلاس، ناداری اور وباؤں کا زور ہوگا اور حکام ان پر ظلم وستم ڈھائیں گے۔ مال و دولت برباد ہوگی، برکتیں اٹھ جائیں گی اور یہ تمام اثرات آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں لیکن پھر بھی عبرت وسبق ونصیحت حاصل نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے یہ وجہ ہے کہ سودخوری سے انسان کی حرص و ہوس اور بخل وخودغرض انسانیت اور لالچ کے جراثیم پروان چڑھتے ہیں۔ سود کے کاروبار اور لین دین سے انسانی شرافت اور اسلامی اخلاق پامال ہوتے ہیں۔ انسان خداوند تعالیٰ کے اس غیظ وغضب کے جوش وانتقام اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جنت کی زد میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ اس بدترین لعنت میں وہ مفاسد اور معاشی اور اخلاقی برائیاں ہیں جو آج کسی باشعور انسان اور دنیا کی کسی بھی قوم کو زیب نہیں دیتیں کہ وہ اس کی دلدل میں غرق ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جملہ مذاہب اور آسمانی دستور میں اس کو ابتداء سے ہی حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿واخذهم الربوا وقد نهوا عنه واكلهم اموال الناس بالباطل واعتدنا للكفرين منهم عذابا اليما﴾

(سورۃ النساء)

"بہت سے لوگوں کو سود لینے کی وجہ سے حالانکہ اس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور لوگوں کا مال (حرام طریقے سے) کھانے کی وجہ سے اور ان میں جو کفار ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب مہیا کر رکھے ہیں۔"

آج کے اس مادی دور میں مسلمان کی سوچ وفکر یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس سے انسان کی زندگی کو کوئی فائدہ یا سہارا نہیں ملتا اور نہ اس سے کوئی ترقی حاصل ہوتی یا ہو سکتی ہے کیونکہ یہ ایک بری چیز ہے، لیکن زندگی کی بقاء کے لیے یہ ناگزیر ہے۔ یہ وجہ ہے یہ تصور وسوچ بدترین تصور ہے۔ نہایت ہی مذموم سرکش گمراہ کن پروپیگنڈا ہے، جس نے آج اس بری فکر نے مسلم نسل کو تباہ کیا ہے اور ان خیالات کو اغیار بڑی چالاکی سے پھیلا رہے ہیں۔ یہ ایسی سنگین صورتحال ہے جو ایمان نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ آج کل کا دور ایسا دور ہے کہ سودی کاروبار نظام کے علاوہ کسی اور نظام پر عالمی معیشت کا ڈھانچہ قائم ہی نہیں ہو سکتا یہ ایک بدترین جھوٹ ہے اور یہ سب محض خرافات ہیں۔ (نعوذ بالله من ذٰلک)

یاد رکھنا چاہیے کہ سود کی تمام قسمیں حرام ہیں اور ملعون ہیں۔ خواہ وہ ربوا الفضل یا ربوا النسیه ہو اسلام نے سب کو ہی حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس کے خلاف جنگ کا اعلان ہے۔

میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے یہ ہی التجاء کروں گا کہ اللہ کے لیے اس سود جیسے کبیرہ گناہ سے جس طرح بھی ہو سکے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس کی ناپاکی اور برائی کا احساس دل میں پیدا کریں جو اس سے پہلے کاروبار یا سود لیا جا چکا ہے اور کھا لیا ہے اس سے بھی اور آئندہ کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کریں اور اگر کوئی باقی رقم یا حساب بینکوں میں سود

کے لیے رکھی ہے تو اس کا کوئی متبادل حل تلاش کرنے کی کوشش کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی طرح اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطاء فرمائے۔

محترم قارئین کرام! آئیں ذرا اب جھوٹ کی المناکیوں سے آگاہی حاصل کریں۔ جھوٹ اور جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا ہے کہ:

﴿لعنة الله علی الکاذبین﴾ (آل عمران)

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جھوٹوں پر۔''

آپ پڑھنے سے پہلے اس سوچ میں چلے جائیں گے یہ اچھا موضوع ہے سود اور جھوٹ پیغام تباہی۔ کیسا جوڑ کیسا ربط ہے۔ ان دونوں میں کیسی مماثلت ہے۔ اصل میں اگر آپ ان دونوں کی حقیقت کو جان لیں اور ان کی گہرائی میں جائیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کا رشتہ ابدی و ازلی ہے اور وہ اس طرح ہے کہ حرام مال کے حصول کے لیے جھوٹ بہت بڑا ذریعہ ہے۔ خواہ وہ حرام مال تجارت سے حاصل ہو یا سودی کاروبار سے یا کسی اور ذریعہ سے' حرام مال حاصل ہوتا ہی جھوٹ اور دھوکہ سے۔ میں ان شاء اللہ کوشش کروں گا کہ جھوٹ کے متعلق بھی قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کروں۔ کہ جھوٹ کیا ہے اور جھوٹی قسم یا جھوٹی گواہی اور دیگر اس کی اقسام سے پردہ اٹھاؤں کہ یہ کتنا بھیانک کبیرہ گناہ ہے۔ کلام رحمان اور زبان نبوت سے اس کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فرمایا کہ لوگو! اس تباہ کردینے والی خصلت سے بچو۔

﴿فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور﴾ (الحج)

''بس تم لوگ گندگی سے یعنی بتوں سے کنارہ کش رہو اور جھوٹی بات سے بھی بچو۔''

اللہ تعالیٰ نے اس انسانیت کی کس طرح رہنمائی فرمائی ہے اور کس شفقت سے ان کو ان دو کبیرہ گناہوں سے آگاہ کیا ہے اور بچنے کی تلقین کی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا سنو جو آدمی جھوٹ بولتا ہے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب نہیں کرتا۔ اس لیے اس سے اجتناب کرنے کو کہا ہے۔

﴿ان الله لا یهدی من هو مسرف کذاب٥﴾ (المومن)

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے زیادہ گزر جانے والا بہت جھوٹ بولنے والا ہو۔''

اس لیے ہی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول اللهﷺ ان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتی یکتب عند الله صدیقا وان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند الله کذابا)) (متفق علیہ)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک سچائی نیکی کی طرف ہدایت دیتی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور انسان سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ صدیق (بہت سچا) لکھا جاتا ہے اور بے شک جھوٹ گناہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور انسان مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عنداللہ بہت بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔''

آپ نے اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو غور سے پڑھ لیا کہ تباہ کردینے والا جرم (جھوٹ) کتنا ہولناک گناہ ہے کہ جو انسان کو جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے اور پھر جھوٹ انسان کو جہنم کی ایک وادی جس کا نام (ویل) ہے اس میں اس کا ٹھکانا بنا دیا جاتا ہے۔

﴿ویل یومئذ للمکذبین﴾ (سورۃ المرسلات)

''اس دن (قیامت کے دن) جھٹلانے والوں کے لیے سخت ہلاکت (ویل) ہے۔''

یہ ہیں وہ جو دنیا میں عیش وعشرت کرتے' اللہ تعالیٰ کے حکموں کو جھٹلاتے اور جھوٹ بولتے معاشرے میں ان جھوٹوں کی وجہ سے بہت سی غلط باتیں اس لیے پھیل جاتی ہیں کہ لوگ جب کوئی بات سنتے ہیں تو تحقیق کیے بغیر ہی اسے آگے پھیلا اور چلا دیتے ہیں۔اسی لیے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے آگے نقل کردے۔

((عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع)) (رواہ مسلم)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ جو چیز سنے اسے آگے نقل کردے۔''

دیکھا آپ نے فرمایا کہ ایک شخص جو کسی سے سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے یونہی آگے کسی سے بیان کردے وہ جھوٹ کا مرتکب ہوتا ہے۔ایسا آدمی خود تو جھوٹ نہیں بولتا' لیکن صرف سنی سنائی بات تحقیق کرنے کے بغیر ہی آگے نقل کر دیتا ہے تو اسے جھوٹا بنانے کے لیے اتنی ہی بات کافی ہے۔

آج کے اس دور میں تو یہ ایک عام سی بات بن گئی ہے۔اس سے شاید ہی کوئی محفوظ ہوگا بلکہ جو اس کو روکنے والے ہیں وہ بھی اس کی لپیٹ میں ہیں بلکہ میرے خیال میں وہ کچھ زیادہ ہی ہیں۔اس فعل کو ایک معمولی بلکہ لوگوں نے اپنا فرض سمجھ لیا کہ اس کے بغیر جیسے گزارہ ہی نہیں اور یہ معمولات زندگی کا ایک حصہ بن گیا ہے کہ بے بنیاد اور بے تکی باتوں میں مزالے لے کر ایسی باتیں بڑی توجہ سے سنتے اور پھر ان کو بغیر تحقیق کے دوسرے لوگوں کو زبان کا چسکہ لیتے ہوئے سناتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ذرا بھی نہیں ڈرتے اور ان عادتوں کے نقصانات سے بھی نہیں چونکتے کہ اس سے کیا فتنہ برپا ہوگا۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم یہ نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ زبان کو جھوٹ بولنے سے پاک رکھو۔جھوٹ بولنا' گالی دینا اور کسی کا دل دکھانا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔بلکہ اس کی وعید فرمائی ہے۔جھوٹ بولنے سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور اس سے ایمان ضائع ہوتا ہے۔کیونکہ جھوٹ نفاق کی علامت ونشانی ہے۔ حدیث میں اس کی وضاحت پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے۔

((عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ان النبی ﷺ قال اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من نفاق حتى يدعها اذا وتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر)) (متفق علیہ)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں' جس میں وہ ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔وہ خصلتیں یہ ہیں۔جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔جب عہد کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔''

محترم بھائیو! آج جب مسلم معاشرے پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے اس معاشرے میں یہ جرم عام ہے کیونکہ جدھر بھی دیکھا جائے تو ہر طرف نفاق ہی نفاق کے رنگ نظر آتے ہیں۔اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نفاق کی چار خصلتیں بیان کی گئی ہیں۔ان سے شاید ہی کوئی مسلمان آج کے دور میں بچا ہوگا۔جس میں یہ نہ ہوں ساری نہیں تو ایک دو تو ضرور پائی جاتی ہیں اور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سے تو جبہ ودستار والے بھی محفوظ نہیں بلکہ یہ تو میرے خیال میں سب سے ایک قدم آگے ہیں۔انہوں نے تو محراب ومنبر کی عظمت کو بھی آج ان خصلتوں سے تار تار کر دیا ہے اور محراب ومنبر کے

تقدس جبکہ خود اپنے تشخص کا بھی خیال نہیں رکھا اور نہ ان کو آخرت کے دن کا ہی ڈر ہے کہ اس دن جبار و قہار کی عدالت میں کیا جواب دیں گے۔

جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ لعنت اور ان کے اس عمل پر عذاب جہنم کی وعید جو کہ بدترین ٹھکانا ہے چونکہ جھوٹ کے نتائج بہت سخت، مہلک اور خطرناک ہیں اور جھوٹ بولنے کے ساتھ ساتھ اغیار بھی اس معاشرے میں اس کے شر سے محفوظ نہیں ہوتے۔ اس لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ڈرایا اور خوف دلایا ہے۔ دروغ گو جھوٹ بولنے والا آخرت میں بے نصیب ہوگا اور غضب الٰہی کی زد میں ہوگا' اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو سخت عذاب اور دردناک انجام سے ڈرایا ہے۔

﴿یوم القیمة تری الذین کذبوا علی الله وجوههم مسودة الیس فی جهنم مثوی للمتکبرین﴾ (الزمر)

''قیامت کے دن تم دیکھو گے جن لوگوں نے خدا کی نسبت جھوٹ باندھا ہوگا ان کے منہ کالے ہوں گے کیا (انہوں نے سمجھ رکھا تھا) متکبروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہوگا۔''

یہ بات قرآن سے واضح ہے کہ جھوٹ وہی لوگ بولتے ہیں جو ایمان سے خالی ہو جاتے ہیں اور نفاق جیسی بری خصلت ان کے اندر گھر کر جاتی ہے۔ جس سے یہ جھوٹا شخص ہمیشہ شر و فساد کی طرف مائل ہوتا ہے' فتنہ برپا کرتا ہے۔ طرح طرح کی مصیبتیں کھڑی کرتا ہے۔ ایسے شخص کو پھر صرف زمین والے ہی نہیں بلکہ آسمان والے بھی سخت ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور عام آدمی بھی ایسے شخص کو منہ نہیں لگاتا۔ مشاہدہ ہے کہ جھوٹ کی بدولت عام بے چینی قلق و اضطراب اور جنگ و فساد برپا ہو جاتے ہیں۔ باطل و حرام طریقے سے مال ہڑپ کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جھوٹ اور اس کی اقسام سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کہیں اپنے ہی بھائیوں کی عزت کو برباد کرنے کے لیے یا ان کی جائیداد کو ناحق ہڑپ کرنے کے لیے عدالتوں میں اور عدالتوں کے باہر جھوٹی قسمیں اور جھوٹی گواہی دینے سے بھی باز نہیں آتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور میں اس کی بدولت خون کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں۔ حالانکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح فرمان اس سے روکنے کے لیے کافی ہے۔ لیکن آج مسلمان معاشرہ اس سے غافل اور اس سے بغاوت کرتا ہوا نظر آتا ہے اور بے خوف و خطر جھوٹی قسموں کو اٹھا لینے میں عار نہیں سمجھتا کیونکہ حرام کا مال جب انسان کے جسم میں خون کی طرح رچ بس جائے تو پھر حرام کا مزہ ہی اور ہوتا ہے۔ پھر نہ خوف رب العالمین رہتا ہے اور نہ ہی ناموس رسالت کا ہی خیال آتا ہے۔ نہ بڑوں کی عزت کا پاس اور نہ بیوہ و یتیم کی سسکیوں اور ان کی آہ و بکا کا کوئی اثر ہوتا ہے۔ پھر یہ اندھا ہو کر ہر حرام چیز کو نگل جاتا ہے کیونکہ اس کو موت یاد نہیں رہتی اور آخرت کے عذابوں کا نہ ڈر ہی رہتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ بہت سخت اپنے عذاب و غضب سے آگاہ کر رہا ہے کہ انسان ذرا سوچ کہ تو کیا کر رہا ہے۔

﴿ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لهم فی الآخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیمة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم﴾ (آل عمران)

''جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا' نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا' نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

ذرا اس آیت پر غور کریں تو حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انسانیت کو ان جرائم کی سزا سے آگاہ کر رہا ہے۔ اسی طرح ہی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے ماننے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی دینے سے بچو کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے جو انسان کو انسانیت سے خارج کر دیتا ہے اور پھر وہ حیوانوں والی حرکتیں کرتا ہے اور

اس کو حلال وحرام کی تمیز نہیں رہتی ۔فرمان رحمت اللعالمین ہے:

((عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ الکبائر الا شراک باللہ وعقوق الوالدین والیمین الغموس)) (رواہ البخاری)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا ۔غموس اس قسم کو کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا۔''

غموس کا معنی (غوطہ دینے والی) ایسا شخص جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاتا ہے ۔ایسی قسم کھانے والا دنیا میں' گناہوں میں اور آخرت میں جہنم کے عذاب میں غوطہ کھائے گا۔

((عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من حلف علی مال امری مسلم بغیر حق لقی اللہ وھو علیہ غضبان)) (متفق علیہ)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا مال ناحق (ہڑپ کرنے) کے لیے جھوٹی قسم کھاتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کا سامنا (ملاقات) اس حال میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

((عن ابی امامۃ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتطع حق امری مسلم بیمینہ فقد اوجب اللہ لہ النار وحرم علیہ الجنۃ قالوا وان کان شیئا یسیرا یا رسول اللہ فقال وان کان قضیبا من اراک)) (رواہ مسلم)

''حضرت ابی امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا ناحق مال لیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب فرمائے گا اور جنت اس کے لیے حرام کر دے گا۔لوگوں (صحابہ) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر چہ کوئی معمولی چیز ہو۔آپ نے فرمایا ہاں اگر چہ وہ پیلو کی کوئی شاخ کیوں نہ ہو۔''

محترم مسلمان بھائیو! بڑے ہی ہمدردانہ آپ کی خدمت میں عرض اور خاص کر ان لوگوں کی خدمت میں بڑے ہی ادب سے گزارش ہے جن کے ایمان میں کمزوری آ گئی ہے' جن کی دینداری میں فرق آ گیا ہے' جنہوں نے اپنی دنیا کی معمولی پونجی کے عوض اپنی انمول اور قیمتی متاع آخرت کو بیچ ڈالا ہے اور حلال وحرام کی کسی تمیز کے بغیر دنیا کے ان بدبودار ٹکڑوں پر ٹوٹ پڑے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانوں کا کوئی پاس ولحاظ نہیں رکھا اور نہ مسلمانوں کے مال ودولت کا کوئی خیال کیا اور اس دن کو فراموش کر گئے اور اس کے عذاب پر بھی غور وفکر نہ کیا۔حالانکہ چاہیے تھا موت کے لیے تیار رہتے اور جو ہر صورت آنے والی ہے' جس سے کسی کو بھی انکار نہیں اور موت کے بعد کی منزلوں کی تیاری کرتے' لیکن یہ سب کچھ ہی ہمارے تصورات واذہان سے غائب ہے۔بس دنیا اکٹھا کرنے کی ایک ہی سوچ غالب ہے۔استغفر اللہ۔

آج اس مادی دور میں شیطان نے ایسی عقل ماؤف کی ہے کہ کسی وعظ وتقریر وتحریر کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔علامہ اقبال کا شعر یاد آتا ہے' انہوں نے کیا خوب کہا ہے

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر
ساماں سو برس کا پل کی خبر نہیں آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں

یہ جھوٹی قسمیں کھا کر چندروزہ دنیا کی اس زندگی میں فائدہ اٹھائیں گے پھر اسے چھوڑ کر دوسری دنیا کو سدھاریں گے اور ان کے بعد ان کے وارث موج اڑائیں گے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب وہی خود انہیں دینی ہوگی اور یہ وہ دن ہوگا جب

مال واولاد بھی کام نہیں آئیں گے۔اوپران باتوں کا تفصیل سے تذکرہ قرآن وحدیث سے گزر چکا ہے۔ان آیات واحادیث پر غور کرو۔شاید تمہاری آنکھیں کھل جائیں اورتم باز آجاؤ اورعدالت میں اپنے حریف کے سامنے کنبہ اور خاندان کے اندھے مفاد کی خاطر جھوٹی قسمیں کھانے سے ڈر جاؤ۔

بہرکیف پہلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا ایک کبیرہ گناہ ہے۔دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جھوٹی قسم کھائی' اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ اس حال میں جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔تیسری حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ جہنم واجب کرے گا اور جنت کو اس کے لیے حرام کرے گا۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹی قسمیں کھانے والے ذلیل کی بات نہ مانو۔

﴿ولا تطع كل حلاف مهين﴾

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ دوروغ گو جھوٹا آدی ہی بکثرت قسمیں کھاتا ہے کیونکہ وہ خودکو تو جھوٹا سمجھتا ہی ہے' اس لیے چاہتا ہے کہ جتنی جھوٹی قسمیں کھائے گا لوگ اسے سچا سمجھیں گے۔لیکن جھوٹی قسموں کے انجام کو وہ نہیں جانتا کہ اس کا عذاب کتنا دردناک ہے۔

آئیں ذرا جھوٹی گواہی کے متعلق کچھ بات ہوجائے تاکہ معاملہ مزید صاف ہوجائے۔کیونکہ اس دور میں لوگ جھوٹی گواہی دینے سے بھی باز نہیں آتے بلکہ چند روپوں کی خاطر جھوٹی گواہی دے دیتے ہیں۔جس کے نتائج بڑے ہی بھیانک رونما ہوتے ہیں۔یہ بیماری ہمارے مسلم معاشرے میں ملتی ہے یا تو رشوت نے کر جھوٹی گواہی دی جاتی ہے۔حالانکہ رشوت بذات خود ایک بہت بڑا جرم ہے اس پر اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ راشی اور مرتشی دونوں ہی جہنم میں ہیں۔ لیکن آج تو ہر طرف اس کا بازار گرم ہے کہ اس کے آگے بندھ باندھنا بڑا ہی مشکل ہے۔کیونکہ مسلمان آج اس دور میں دین اسلام اور نبی رحمت کی تعلیم سے اتنے دور ہو چکے ہیں اور ہوتے جارہے ہیں' جس کی وجہ سے نہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کا خیال ہے اور نہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانوں سے ہی کوئی سروکار۔بے خوف ہو کر جھوٹی گواہی دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں اطاعت رسول کا احساس ہی جاتا رہا ہے کہ ان پر واجب تھا کہ یہ اپنے ہادی مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے۔

دل میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں　　　کچھ بھی پیغام محمد ﷺ کا تمہیں پاس نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو جھوٹی گواہی دینے سے باز رہنا کیونکہ یہ ایک کبیرہ گناہ ہے۔

((عن ابی بکرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ الا أنبئكم باكبر الكبائر قلنا بلى يا رسول الله قال الا شراک بالله وعقوق الوالدين ومتكئا فجلس وقال الا وقول الزور الا وقول الزور الا وقول الزور فما زال يكرر حتى قلنا ليته سكت)) (متفق علیہ)

''حضرت ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ آپ (سیدھے ہوکر) بیٹھ گئے اور فرمایا سنو جھوٹی بات' جھوٹی گواہی' جھوٹی بات جھوٹی گواہی' خبردار جھوٹی بات جھوٹی گواہی پس آپ برابر یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموشی اختیار فرمائیں۔''

اب یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ جھوٹی گواہی کتنا بڑا جرم (گناہ) ہے لیکن بدقسمتی کہ نام نہاد مسلمانوں میں کبیرہ گناہوں کی طرح اس کا بھی ارتکاب عام ہے۔بلکہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ کر کیا جاتا ہے اور اپنے مفاد کی خاطر گناہ کو گناہ ہی نہیں تصور کیا جاتا۔بلکہ دنیا کے مال وزر اور کسی کی زمین ودُکان ومکان کو حاصل کرنے کے لیے عدالتوں کے اندر یہاں انصاف حاصل

ہونا چاہیے۔ وہاں اس کے سودے ہوتے ہیں اور پھر ایسے لوگوں کو تحفظ دیا جاتا ہے اور ان سے جھوٹی گواہی دلوا کر ظلم کا بازار گرم کیا جاتا ہے اور اہل کار اپنی جیبیں بھرتے ہیں اور اس کو وہ اپنا حق سمجھتے ہیں جو کل قیامت کے دن یہ مال ان کے گلے کا طوق بن جائے گا لیکن اس دن انجام سے وہ ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

آپ نے جھوٹ اور اس کی اقسام سے واقفیت حاصل کر لی ہے کہ جھوٹ اور اس کی قسموں سے کس طرح کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اصل بات اگر سمجھ میں آ گئی تو پھر امید ہے کہ آخرت کی فکر کا نور دل میں روشن ہو جائے گا۔ اگر دل خوفِ الٰہی سے خالی ہوا تو پھر یہ انسان انسانیت کے دائرے سے نکل کر ایک درندہ صفت حیوان بن جائے گا اور پھر اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ دولت کہاں سے کماتا ہے۔ حلال یا حرام طریقہ سے اور کہاں پر یہ خرچ کرتا ہے بلکہ اس کا مقصد تو کسی بھی طریقہ سے اپنے سرمایہ اور بینک بیلنس کو بڑھانا ہوتا ہے چاہے چوری، ڈاکہ یا رشوت، جھوٹ، حرام کاری یا حرام کاروبار، سودی لین دین یا جھوٹی قسم، جھوٹی گواہی دے کر حرام طریقوں سے دولت کما رہا ہو اور پھر ایسی حرام دولت کما کر بڑے اطمینان سے کھاتا، پیتا، پہنتا، سوار ہوتا ہے اور گھر بناتا ہے اور ہر قسم کے دنیاوی ساز و سامان سے آراستہ و پیراستہ کرتا ہے اور اپنے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھرتا ہے اور اس چار یومیہ زندگی میں عیش و عشرت کرتا ہے۔ اس لیے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((قال رسول الله ﷺ كل لحم نبت من سحت فالنار اولى به))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر وہ گوشت (جسم) جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو جہنم کی آگ اس کے لیے زیادہ مناسب و قریب ہے۔''

میرے بھائیو! قیامت کے دن پوچھ گچھ ہوگی کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ حرام کھانے والوں کی وہاں پر پھر تباہی و بربادی ہوگی۔ لہٰذا اب بھی اگر کسی شخص کے پاس حرام مال باقی ہے تو اسے جلد از جلد اس سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیے۔ اگر کسی کا حق غصب کیا ہے، مثلاً جھوٹ بول کر یا جھوٹی قسم، جھوٹی گواہی دے کر کسی کا مال و زر اور زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے تو اس کو فوراً اس کا حق واپس لوٹا دینا چاہیے اور اس سے معافی مانگنی چاہیے۔ قیامت کے آنے سے پہلے جس دن ظالموں اور مظلوموں کے درمیان درہم و دینار کے ذریعہ فیصلے نہیں ہوں گے بلکہ نیکیوں اور برائیوں کا تبادلہ ہوگا۔

﴿فانظر كيف كان عاقبة الظالمين﴾ (التوبہ)

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کی دنیا میں انسان ہر چیز بھول چکا ہے، نہ اس کو آخرت کی فکر ہے اور نہ اس دن کے عذابوں کا ڈر کیونکہ اصل میں مسلمان قرآن و حدیث کی تعلیم سے بہت دور ہو گیا ہے۔ آج مسلمان کو دین کی کوئی بات یاد ہی نہیں رہی، یہی وجہ ہے کہ مسلم معاشرہ بھی انہی برائیوں اور اکبر الکبائر کی دلدل میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنے اصل راستہ کی طرف پلٹ آنے کی توفیق دے، تاکہ قیامت کے دن خسارے سے محفوظ رہ سکیں۔

﴿ان في ذالك لعبرة لاولي الابصار﴾ (سورۃ آل عمران)

''یقیناً اس میں آنکھوں والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔''

وما علينا الا البلاغ و صلى الله عليه وعلى اله واصحابه الابرار

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆